

## 20785- دنیا میں بچوں کو مصائب کا شکار ہونے میں حکمت

سوال

میں نے اپنے دوست کو اسلام پر عمل کرنے اور اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کی کوشش کی تو اس نے جواب دیا کہ اللہ پر ایمان لانے میں رکاوٹ یہ ہے کہ بچے بڑی ہیں اور دنیا میں انہیں تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور مصائب کا شکار ہوتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے۔  
اس اشکال کا جواب دینے کے لیے سب سے بہتر طریقہ کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

سب لوگوں کو جانا اور معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ حکمت والا ہے، اور اس کے احکام اور تقدیر میں بلطفِ حکمت پائی جاتی ہے، اور یہ حکمت بعض اوقات اللہ کے کچھ بندوں کو معلوم ہو جاتی ہے، اور بطور امتحان اور آزمائش کچھ سے مخفی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جو عام امور سر انجام دیتا ہے وہ عمومی حکمت کی بنابر ہوتے ہیں، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجوت کرنا، اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ انہیں رحمت عالمیں بنانے کر بھیجا گیا ہے، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی توحید یعنی خالص اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کئے ہیں:

"اس بنابر اللہ تعالیٰ نے جو بھی کیا ہے اس کے متعلق ہمیں بتایا ہے کہ اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضروری ہے، اور اجمانی طور پر ہمیں یہی کافی ہے، اگرچہ اس کی تفصیل ہمیں نہ بھی معلوم ہو، اس کی حکمت کی تفصیل کا ہمیں علم نہ ہونا بالکل اسی طرح ہے جس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کی کپیت کا علم نہیں، اور جس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کی ثابت شدہ صفات کا مکمل ہمیں معلوم ہیں، اور اس کی ذات کے اماکن یعنی حقیقت ہمیں معلوم نہیں: تو ہمیں جو معلوم ہے یعنی اس کے کمال کا ہمیں علم ہے اس کی وجہ سے ہمیں جو علم نہیں اس کو جھٹلانیں سکتے یعنی اس کمال کی تفصیل کو جھٹلانیں سکتے اور اسی طرح ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو حکم کرتا اور اس میں وہ حکیم ہے کوئی نہ کوئی حکمت پائی جاتی ہے، اور بعض جزئیات میں ہمیں حکمت معلوم نہ ہونا اس کی اصل حکمت کے علم میں کوئی جرح اور قدح نہیں کرتا، اس لیے ہمیں اس کی حکمت میں سے جو علم ہے اس سے ہم اس تفصیل کو جھٹلانیں سکتے جس کا ہمیں علم نہیں۔

اور ہمیں یہ علم ہے کہ جو شخص اہل حساب اور طب اور نحو کی مارت جان لے اور وہ ان کی ان صفات سے متصف نہ ہو جن صفات کی بنابر وہ اہل حساب اور طب اور نحو میں شامل ہونے کے مستحب ہوں تو اس کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اس کی توجیہ کے عدم علم کی بنابر اس میں جرح قدح کر سکے، اور عبادت گزار اللہ کی

تو ان کا اللہ کی حکمت پر اعتراض سب سے زیادہ اور عظیم جالت اور بغیر علم کے تکلفاً قول ہے، اس عالمی اور ان پڑھ کی نسبت جب وہ حساب اور طب اور نحو میں بغیر کسی علم کے قدر حاصل ہو کرے"

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (128/6).

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا بچوں کو تکلیف اور مصائب میں ڈالنا بلا شک و شبہ کسی عظیم حکمتوں کی بنابر ہے، لیکن یہ حکمت بعض لوگوں پر مخفی رہتی ہے، تو وہ اس معاملہ کی بنابر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا انکار کر دیتا ہے، اور اس راستے سے شیطان داخل ہو کر اسے حق اور ہدایت سے روک دیتا ہے۔

بچوں کو تکلیف اور مصیبت آنے میں درج ذیل حکمیں ہیں :

1- اس سے اس کی بیماری یا درد پر استدال کیا جاسکتا ہے، اور اگر اسے تکلیف اور درد نہ ہوتی تو اس کی بیماری کا علم ہی نہیں ہو سکتا تھا۔

2- درد اور تکلیف کی بنا پر پیدا ہونے والا آہ و بکا اور رونا اس میں بچے کے جسم کے لیے عظیم فوائد پائے جاتے ہیں۔

3- عبرت و نصیحت پڑھنا، بعض اوقات بچے کے گھروالے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں، یا پھر واجبات کی ادائیگی نہیں کرتے، اس لیے جب وہ اپنے بچے کو تکلیف اور درد میں بدلادیکھیں تو ہو سکتا ہے وہ ان حرام مثلاً سودخوری، یا زنا کاری، یا نماز کی عدم ادائیگی، یا سُگرٹ اور تباکو نوشی وغیرہ کے ارتکاب سے بازا آجائیں، اور خاص کر جب یہ تکلیف ان کے سبب سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ اوپر بعض حرام کاموں کا بیان ہوا ہے۔

4- دار آثرت کی سوچ و بچار اور فخر پیدا ہونا، کہ سعادت و خوشی اور آسانی جنت کے علاوہ کہیں نہیں، نہ توجہت میں کوئی تکلیف اور مصیبت ہو گی اور نہ ہی عذاب، بلکہ ہمیشگی کے لیے صحت و تند رسیٰ اور سعادت و عافیت ہو گی۔

اور آگ کے متعلق سوچ پیدا ہونی اور فخر کرنی کہ وہ تکلیف و آزمائش اور النا کی کادو را اور جگہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی، اس طرح وہ جنت میں جانے اور جنت کے قریب کرنے والے اعمال کریگا، جو سے آگ سے دور کر دیں۔

ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"پھر آپ بچے کے بکثرت رونے کی حکمت پر غور کریں اور اس میں جوفاندہ اور مفعت پائی جاتی ہے اس کو دیکھیں؛ کیونکہ طبیب اور علم طبیعت کے ماہرین نے اس فائدہ اور مفعت اور حکمت کی گواہی دی ہے ان کا کہنا ہے :

بچے کے دماغ کی نالیوں میں ایسی رطوبت ہوتی ہے اگر وہ اس کی نالیوں میں باقی رہے تو بت عظیم قسم کا حادثہ اور نقصان ہو، بچے کا رونا سے ختم کرتا اور دماغ کی نالیوں سے اسے باہر نکال دیتا ہے، اس طرح اس کی نایاں صحیح اور قوی ہو جاتی ہیں"

اور بچے کی بیخ و پکار اور رونا سانس کی نالیوں کو کھوتا ہے، اور رگن کھلی اور سخت ہو جاتی ہیں، اور اس سے اعصاب قوی ہوتے ہیں۔

آپ بچے کا جور و ناسنستہ میں اس میں کتنی بھی عظیم مفعت اور مصلحت پائی جاتی ہے، جب اس کے رونے میں یہ حکمت پائی جاتی ہے جو اس تکلیف اور اذیت کے باعث پیدا ہوتا ہے جس کا آپ کو علم بھی نہیں اور نہ ہی آپ کے خیال میں یہ سوچ تک آتی ہے تو پھر اس تکلیف میں کتنی حکمت پائی جاتی ہو گی۔

اسی طرح بچے کا تکلیف میں ہنڑا اور اس کے اسباب و انجام میں بہت ساری حکمیں پائی جاتی ہیں جو اکثر لوگوں پر مخفی رہتی ہیں، اور ان پر اس کی حکمت کے متعلق کلام میں مدعی جیسا اضطراب پیدا ہو جاتا ہے "۔

دیکھیں : مفتاح دار السعادة (228/2)۔

اور ایک مقام پر یہ کہتے ہیں :

" یہ تکلیفیں اور مصائب انسانی پرورش کی لوازم ہیں جس کے بغیر نہ تو کوئی انسان رہ سکتا ہے بلکہ کوئی بھی نہیں بچ سکتا، اور اگر وہ اس سے خالی ہو جائے تو وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ یا پھر کوئی اور مخلوق ہو گی۔

اور پھر بچوں کی تکلیفیں بالغوں سے زیادہ سخت اور شدید نہیں ہوتیں، لیکن بالغوں کی جب عادت بن جاتی ہے تو ان پر ان تکلیفیوں کا آنا آسان ہو جاتا ہے، اور کتنی بھی ایسی شدید تکلیف ہیں جو بچوں کو شدید اور بالغ و عاقل بھی اس سے دوچار ہوتے ہیں۔

یہ سب کچھ انسانیت کا تقاضا اور موجب خلقت ہے، اگر وہ اس طرح پیدا کیا جاتا تو وہ کوئی اور مخلوق ہوتا، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ جب بچہ بھوکا یا پیاسا ہوتا ہے، یا اسے ٹھنڈے لگے یا تھکا وٹ محسوس کرے تو وہ کیا کریگا، وہ ان اشیاء کے ساتھ خاص کیا گیا ہے جس کی آزمائش میں بڑا نہیں ہوتا؟

اس کے علاوہ اس کا دوسرا اور تکلیف میں پڑنا تو وہ بالکل بھوک اور پیاس اور ٹھنڈا اور گرمی سے کم یا اس سے اوپر ہے، اور انسان بلکہ حیوان بھی اسی خلقت پر پیدا کیا گیا ہے۔

ان کا کہا ہے: اگر کوئی سوال کرنے والا سوال کرے: یہ اس طرح کیوں پیدا کیا گیا، اور اسے تکلیف قبول نہ کرنے والی مخلوق کیوں نہ بنایا گی؟

تو یہ سوال ہی فاسد ہے: کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے عالم ابتلاء اور آزمائش میں ایک کمزور سے مادہ سے پیدا کیا ہے، اور یہ آفات و تکالیف اور مصائب کا سامنا کریگا، اور اس کی ترکیب ہی ایسی بنائی ہے جو مختلف قسم کی تکلیفیں برداشت کرے...۔

لہذا ان مختلف تکلیفیوں اور لذات کا پایا جانا یہ روزی قیامت دوبارہ اٹھنے کی دلیل ہے، اور جس حکمت کا یہ تقاضا تھا وہ دارین کے زیادہ اقتضاء رکھتی ہے: ایسا دار جو خالصتاً لذتوں والا ہے جس میں کوئی کسی بھی قسم کی تکلیف اور مصیبت نہیں، اور ایک ایسا دار جو خالصتاً تکلیفیوں اور مصیبتوں کا ہے جس میں کسی بھی قسم کی کوئی لذت نہیں ہو گی، پہلا دار جنت ہے اور دوسرا دار آگ ہے...."

دیکھیں: مفتاح دار السعادۃ (2/231).

واللہ اعلم.